صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 04 دسمبر 2017ء بمطابق 15 ربیع الاوّل 1439 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر بائیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمۡ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمًا o يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ ذِكۡرًا كَثِيرًا o وَسَبِّحُوهُ بُكۡرَةً وَأَصِيلًا o هُوَ ٱلَّذِي يُصَلِّي عَلَيۡكُمۡ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخۡرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِۚ وَكَانَ بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ رَحِيمًا o تَحِيَّتُهُمۡ يَوۡمَ يَلۡقَوۡنَهُۥ سَلَٰمٌۚ وَأَعَدَّ لَهُمۡ أَجۡرًا كَرِيمًا o يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرۡسَلۡنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا o وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذۡنِهِۦ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا o وَبَشِّرِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَضۡلًا كَبِيرًا o وَلَا تُطِعِ ٱلۡكَٰفِرِينَ وَٱلۡمُنَٰفِقِينَ وَدَعۡ أَذَىٰهُمۡ وَتَوَكَّلۡ عَلَى ٱللَّهِۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا۔

(ترجمہ): محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ اے اہل ایمان خدا کا بہت ذکر کیا کرو اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔ وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔ اور خدا مومنوں پر مہربان ہے۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (خدا کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کیلئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہوگا۔ اور کافروں اور منافقوں کا کہنا ماننا اور نہ ان کے تکلیف دینے پر نظر کرنا اور خدا پر بھروسہ رکھنا۔ اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں: جناب انور حیات خان، الحاج ابرار حسین، الحاج صالح محمد خان، جناب اعظم خان درانی، محمد عارف یوسف، سردار محمد ادریس، میڈم آمنہ سردار، سردار ظہور، ڈاکٹر حیدر علی، ضیاء اللہ آفریدی، احتشام جاوید اکبر خان، وجیہہ الزمان، محمد علی، میڈم خاتون بی بی، سردار فرید، میڈم یاسمین پیر محمد خان، ان سب نے آج رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: میں یہ پڑھ لوں۔
محترمہ نگہت اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر! یہ پریس والے واک آؤٹ کر کے چلے گئے ہیں۔
جناب سپیکر: عنایت خان! آپ اس کو چیک کر لیں پلیز، آپ اس کو چیک کریں۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current Session:

1. Mr. Zareen Gul;
2. Mr. Wajih-uz-Zaman;
3. Mr. Yaseen Khalil; and
4. Raja Faisal Zaman.

(عصر کی اذان)

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairpersonship of Dr. Meher Taj Roghani, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Wajih-uz-Zaman;

2. Mr. Yaseen Khalil;
3. Mr. Ziaullah Bangash;
4. Mr. Mehmood Jan;
5. Muhammad Arif; and
6. Ms: Naseem Hayat.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کرایا جانا

{خیبر پختونخوا جنگلی حیات وحیاتیاتی تنوع (حفاظت، نگہداشت، نگرانی واہتمام) مجریہ 2017}

Mr. Speaker: Item No. 09, Minister for Law.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of honourable Chief Minister beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Wildlife and Biodiversity (Protection, Preservation, Conservation and Management) (Amendment) Bill, 2017 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا میڈیکل انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2017)

Mr. Speaker: Item No. 10, honourable Senior Minister for Health. Law Minister! Please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I on behalf of the honourable Minister for Health beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2017 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

یہ میڈیا والے آجائیں تو پھر میرے خیال میں۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اچھا، مفتی جانان صاحب! جو شہداء ہیں ان کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔

مفتی سید جانان: صحیح دہ جی۔

جناب سپیکر: جی جی، جو ہمارے اے آئی جی صاحب شہید ہوئے ہیں اور ایگریکلچرل یونیورسٹی پہ جو حملہ ہوا ہے، اس میں جو شہداء ہیں، ان کیلئے بھی دعائے مغفرت فرمائیں جی؟

(اس مرحلہ پر شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، میڈم نگہت اورکزئی!

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب!

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کر کے پریس گیلری میں آ گئے)

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اچھا، یہ بات کر لیں میڈم؟

محترمہ نگہت اورکزئی: جی جی، یہ کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، عنایت خان! سینیئر منسٹر فار لوکل گورنمنٹ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میڈم نگہت اورکزئی کی نشاندہی پر آپ نے مجھے حکم دیا اور میں صحافی حضرات کے پاس چلا گیا، ان کا مؤقف میں نے سنا اور ان کی Complaint ہے کہ سٹی فقیر آباد تھانہ کی حدود میں ایس ایچ او صاحب خواجہ سراؤں کے خلاف کریک ڈاؤن کر رہے تھے اور ہمارا ایک Colleague اپنے موبائل کیمرے سے ان کی فوٹیج بنا رہا تھا، وہ کہتا ہے کہ آج کل پوری ٹیکنالوجی ہے اور وہ سمارٹ فون اس کے اندر آ گیا ہے، ہمیں اپنی مینجمنٹ کی طرف سے انسٹرکشنز ہوتی ہیں کہ اس کو آپ کیمرے کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں، اس کے سارے سافٹ ویئرز اور Requirements ہمارے موبائل کیمرے میں موجود ہوتی ہیں تو پولیس کے ایس ایچ او نے ہمارے اس Colleague کو بری طرح مارا اور ان کے اوپر 107 کا پرچہ بھی کاٹا، اس میں چالان کیا تو میں نے ان کو ایشورنس دی ہے کہ جو موجودہ انسپکٹر جنرل آف پولیس ہیں، وہ As policy پولیس کی طرف سے اگر کسی کے ساتھ اس قسم کی Manhandling ہوتی ہے تو اس کا سیریس نوٹس لیتے ہیں، میں نے حکومت کے Behalf پر ان کو انشورنس دی ہے کہ میں خود بھی پولیس سے بات کروں گا اور میں سپیکر صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے پولیس کو ایک مراسلہ بھیجیں، تو ہماری ایشورنس کے بعد وہ واپس آ گئے ہیں، تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ان شاء اللہ، جی میڈم۔

پشاور میں زرعی تربیتی ادارہ پر دہشتگردوں کا مبینہ حملہ

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! بہت افسوس اور بہت دکھ کا مقام ہمارے لئے ہوتا ہے کہ جب پورے پاکستان اور بالخصوص خیبر پختونخوا میں دھماکے ہوتے ہیں اور دھماکہ جب ہوتا ہے تو ہماری

پولیس کو بہت خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے، ہم پولیس کو اور افواج پاکستان دونوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن اس دن زرعی یونیورسٹی کا جو واقعہ ہوا، اس پہ کچھ سوالات اٹھتے ہیں اور وہ سوالات تمام قوم کو اور خصوصاً اس KP کے خطے کے رہنے والے لوگوں کو کچھ، مطلب اس میں ڈال دیتے ہیں، مخمصے میں ڈال دیتے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور اس میں ہم خود بھی الجھ جاتے ہیں۔ سب سے پہلے خبر تو یہ تھی کہ دہشتگردوں نے حملہ کیا جبکہ بتایا گیا کہ تین دہشتگرد تھے لیکن جب سی ایم کی زبان سے سنا تو انہوں نے بتایا کہ چار دہشتگرد تھے، ایک زخمی تھا جو کہ بعد میں پکڑا گیا، سب سے پہلے تو قوم کو یہ کلیئر ہونا چاہیئے کہ کتنے دہشتگرد تھے اور ان سے بھی اگر کوئی چھپانے کی بات ہے تو یا تو پھر بات نہ کی جائے، لیکن میڈیا جب ایک چیز بتاتا ہے اور سی ایم صاحب کوئی دوسری بات بتاتے ہیں تو یہ ذرا قوم کو مخمصے میں ڈالتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو سب سے بڑا میرا کونسپن ہے اور جس پر میں بات کرنا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ جب ایک نوجوان جس سے میں خود ملی ہوں ہاسپیٹل میں، جب اس نے ایک دہشتگرد کو پکڑ کے اس سے Gun لے لی تھی اور اس کو ایک کمرے میں بند کر دیا تھا تو جناب سپیکر صاحب! اتنا زندہ اور اتنا واضح جو ہمارے پاس ثبوت تھا، اس کو کیوں مٹایا گیا؟ میرا اداروں سے، میرا اس اسمبلی کے توسط سے چونکہ لاء اینڈ آرڈر کے جو ذمہ دار ہیں وہ ہمارے سی ایم صاحب ہیں، یہ ایک بہت بڑا سوال اٹھتا ہے کہ ایک دہشتگرد جس سے ایک معصوم بچے نے Gun لے کر اس کو ایک کمرے میں لاک کر دیا، اس کو مارنے کا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم! اس کا میرے خیال میں کوئی ثبوت ہے کہ آپ جس طرح، چونکہ آپ بہت بڑی بات کر رہی ہیں؟

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> یہ بالکل، آپ اس کو دیکھیں، آپ بالکل اس سٹوڈنٹ سے ملیں، میں اس سٹوڈنٹس سے ملی ہوں، میں خود گئی ہوں، میں موقع واردات کے بعد جب یہ واقعہ ہو گیا تھا، میں لاہور سے آرہی تھی اور مجھے پارٹی کی طرف سے یہ ہدایات ملیں کہ آپ جائیں اور وہ سٹوڈنٹ باقاعدہ اللہ تعالیٰ اس کو زندہ و سلامت رکھے، وہ زندہ و سلامت ہے اور اس نے یہ خود کہا ہے کہ میں نے اس سے بندوق لے کر اس کو کمرے میں بند کر دیا اور اس کے بعد اس کو مارا گیا، میرا صرف آپ کے توسط سے، آپ کی اسمبلی کے توسط سے آئی جی پی اور سی ایم سے یہ سوال ہے کہ ایک ایسے زندہ ثبوت کو کیوں ختم کیا گیا جو کہ ہمیں اس ماسٹر مائنڈ تک لے کر جا سکتا تھا کہ جنہوں نے یہ تمام پلاننگ کی۔ پھر اس کے بعد یہاں سے اٹھتے ہوئے سوالات بہت زیادہ بن کے ہمارے دل و دماغ میں جو ہے تو مخمصے ڈال رہے ہیں تو پلیز یہ سوال جو ہے، اس کو

آپ بہت سنجیدگی سے لیں کہ جب دہشتگرد قابو میں آجاتے ہیں تو ان کو مارا کیوں جاتا ہے؟ کیونکہ ان پہ تو پولیس نے Almost قابو پالیا تھا، ہماری جو فرض شناس پولیس تھی وہ تو منٹوں سیکنڈوں میں پہنچ گئی تھی اور انہوں نے تین دہشتگردوں یا چار دہشتگردوں کو قابو کر لیا تھا تو جناب عالی! ثبوت مٹانے کا مجھے اس بات کا جواب چاہیئے جو کہ قوم کیلئے ایک سوال ہے۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اس پر باقاعدہ ایک Proper investigation ہونی چاہیئے کیونکہ اس قسم کی تو کوئی بات سامنے نہیں ہے، نہ میڈیا نے Cover کی ہے، بہر حال یہ بہت Responsible بات ہے اور احتیاط بھی کرنی چاہیئے۔ جعفر شاہ صاحب!پلیز، اس کے بعد نلوٹھا صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر! ایک تو میڈم نے جو بات کی ہے وہ یقیناً بہت سنجیدہ بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بہت سنجیدگی سے غور ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر! میں پچھلے دس سال سے اس ہاؤس میں رہا ہوں اور ہم یہاں پر آکر تعزیتیں کرتے رہتے ہیں اور یہاں پر دعا ہوتی ہے اور مولانا صاحب بھی پچھلے دس سال سے دعا کرتے کرتے یہ بیچارے بھی تھک گئے ہیں کہ کب تک ہم یہ دعائیں کرتے رہیں گے اور یہ تعزیتیں کرتے رہیں گے؟ میرے خیال میں یہ حل نہیں ہے، اللہ ان کو جنت میں جگہ دے، وہ تو شہید ہوگئے اور لواحقین کے ساتھ ہم ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں لیکن یہ ابھی میں سمجھتا ہوں اور قوم سمجھتی ہے اور پوری عوام سمجھتی ہے کہ ابھی مذمت سے یہ بات حل ہونے والی نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جو نیشنل ایکشن پلان ہے، اس کو کون سپر وائز کر رہا ہے، کیا عوامی نمائندے اور پولیٹیکل فورسز اس میں Involve ہیں؟ میری آپ کی وساطت سے یہ تجویز ہوگی اور میرا یہ مطالبہ ہے کہ ہم مزید یہ لاشیں اٹھانے کے متحمل نہیں ہو سکتے، میرے خیال میں قوم کا ابھی صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے، ابھی یہ ہونا چاہیئے کہ ہم تمام پولیٹیکل فورسز یہاں کے جتنے بھی باسی ہیں اور جتنے بھی ادارے ہیں، ان کے ساتھ مل کر اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ آپ 'ان کیمرہ سیشن' بلائیں یہاں پر اور پارلیمانی لیڈرز کو اور جو پارلیمان میں نہیں ہیں، ان کو بھی Invite کر کے یہاں پر آکر ہمیں وہ Explain کریں کہ نیشنل ایکشن پلان کا کیا ہوا، اس پر عمل کیوں نہیں ہو رہا، اگر ہو رہا ہے تو پھر آئے روز یہ حادثات کیوں ہو رہے ہیں؟ جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پورا ہاؤس میری اس تجویز سے اتفاق کرے گا کہ ہم مزید یہ مذمتیں، یہ تعزیتیں، یہ کام اور یہ چیزیں نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی، اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر! یہ جو چند دن پہلے دہشتگردی کا واقعہ ہوا یقیناً اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صوبہ خیبر پختونخواہ دہشتگردی کی آگ میں جس طرح اس کچھ عرصے میں جلا ہے، آج بھی اس بارود کی بو ہماری مسجدوں سے، دکانوں سے، دفتروں سے، بسوں سے اور گاڑیوں سے آرہی ہے، اللہ اللہ کر کے وہ دہشتگری کچھ کم ہوئی تھی اور یہ جو چار پانچ دن پہلے واقعہ ہوا ہے سپیکر صاحب! نگہت اورکزئی صاحبہ نے جس طرح کہا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جس چیز کی نشاندہی کی ہے کہ ایک سٹوڈنٹ کی جرات کو میں سلام پیش کرتا ہوں پوری قوم کی طرف سے اور اس نے جس طریقے سے اپنی جان کے اوپر کھیل کر اس دہشتگرد کو قابو میں کیا ہے کسی طریقے سے، وہ دوبارہ کیوں ہلاک ہوا ہے؟ اس کے محرکات کو سامنے لایا جائے اور اس کے اوپر ایک ہائی لیول کی انکوائری آپ مقرر کریں کیونکہ اب دہشتگردی کا ہمارا صوبہ متحمل نہیں ہو سکتا، یہاں پر ہزاروں جانیں دہشتگردی کی نذر ہوئی ہیں، مرنے والوں کو پتہ نہیں تھا کہ ہمیں کیوں مارا جارہا ہے، مارنے والے بھی نہیں سمجھتے تھے کہ ہم کیوں ان کو مار رہے ہیں؟ تو اب یہ دوبارہ جو دہشتگرد سر اٹھا رہے ہیں، مہربانی کر کے اس کے اوپر فوری طور پر صوبائی حکومت کو ایکشن لینا چاہیئے اور آپ اس کے اوپر ایک انکوائری مقرر کریں کہ جو سستی کا یا جو بھی طریقہ کار اس میں اپنایا گیا ہے، اس کے اوپر جو ایکشن نہیں لیا گیا ہے، وہ کیوں نہیں لیا گیا ہے؟ ہم اس سے بالکل قطعاً انحراف نہیں کرتے کہ پاکستان آرمی کی اور ہماری پولیس کی اور دوسرے سیکورٹی اداروں کی بے تحاشا قربانیاں ہیں اس دہشتگردی کے حوالے سے، لیکن جو سست روی اپنائی گئی ہے اس سانحے میں، یہ واقعہ جو ہوا ہے، اگر وہ بندہ مارا نہ جاتا تو شاید اس کے سارے محرکات سامنے لائے جاتے تو اس کے اوپر ہم مطالبہ کرتے ہیں آپ سے کہ آپ ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دیں، جو اس ہاؤس پر مشتمل ہو تاکہ ساری چیزوں کو سامنے لایا جا سکے۔

جناب سپیکر: سکندر خان!

جناب سکندر حیات خان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر! محترمه نګهت اورکزئی چې کومه خبره اوچته کړه، واقعی چې زمونږه صوبې ډیرې قربانئ ورکړې دی او د تیر څو کالو راهسې د هر مکتبه فکر خلقو په دیکښې وینه توئې شوې ده او هغوی قربانئ ورکړې دی، مونږ ډیر داسې اولیدل چې ډیره زیاته وینه زمونږه توئې شوه او مونږه که یو طرف ته اوګورو نو زمونږه مشرانو قربانئ ورکړې، زمونږه ځوانانو قربانئ ورکړې، زمونږه میندو خویندو قربانئ ورکړې، حتیٰ چې زمونږه د بچو وینه توئې شوه، بیا چې بل خوا ته ګورو نو زمونږه Law Enforcing

Agencies چې کوم دی، د هغوی هم وینه توئیږی روانه ده او دا یو سلسله روانه ده۔ جناب سپیکرا! نګهت بی بی چې کوم طرف ته اشاره اوکړه، د هغې به زه هم غواړم چې بهئی دا یو سیریس خبره هغوی کړې ده چې د دې د تحقیقات اوشی۔ بل خوا ته جعفر شاه خان هم خبره اوکړه، زه هغه خبره له مخکښې بوتلل غواړم ځکه چې دا کتل پکار دی چې آیا نیشنل ایکشن پلان باندې واقعی عمل شوے دے او که نه دے شوے ؟ بل دا هم کتل پکار دی چې که مونږه اوګورو نو دې بل اړخ ته هم Strategies د روزانه په بنیاد بدلیږی لګیا دی، نو آیا زمونږ دا Strategy اوسنئ چې ده، دیکښې چې کومې خامئ دی، هغه هم مخامخ رااوستل پکار دی، ټهیک ده یو طرف ته که مونږه وایو چې زمونږه پولیس، زمونږه Law Enforcing Agencies، زمونږه فوج ډیرې قربانئ ورکړې خو بل خوا ته چې ګورو نو واقعات هم کیږی، مینځ کښې پکښې له بریک راشی، بیا یو واقعه اوشی، واقعه چې کیږی، د دې مطلب دا دے چې دلته څه Lapse شوے دے چې دهشتګرد رااورسی یو ځائې ته، یو مقام ته او چې د هغوی کوم ټارګټ وی او په هغې کښې هغوی کارروائی اوکړی نو دا As a lapse هم اخستل پکار دی او کتل پکار دی چې ولې دوئ دې ځائې ته رااورسیدل، د هغې هم یو دغه کول پکار دی چې بهئی کوم ځائې کښې دا Lapse شوے دے او کوم ځائې کښې کمې دے ، آیا دا د صوبې په دغه باندې Lapse دے او که آیا دا د مرکز د طرف نه Lapse دے یا Strategy کښې زمونږه داسې کوم دغه کیږی؟ که مونږه اوګورو نو په افغانستان کښې چې دا کوم صورتحال جوړ شوے دے د تیرو څو ورځو نه بیا خرابیږی لګیا دے ، د هغې هر چا ته پته وه چې د هغې اثر به زمونږه په صوبې باندې کیږی ځکه چې که مونږه دا اووایو چې د هغه ځائې د حالاتو نه مونږه جدا یو نو دا به غلطه خبره وی او پائیدار امن هله راتلې شی چې هغه په دې ټول ریجن کښې امن راشی، نو هغلته کښې دې حالاتو کښې واقعات کیدل، پکار وو چې دلته کښې مونږه دې ته پلاننګ کړې وے او دا یو Continuous process پکار ده چې مونږه دې ته Vigilant اوسو او د دې مطابق په دې باندې دغه اوکړو۔ دا خبره بالکل ټهیک ده چې کله پورې به مونږه داسې راځو او تعزیتونه به کوؤ او کله پورې به جنازې اوچتوؤ او کله پورې به دغه کوؤ؟ اوس

خو هغه دغه شوے دے، دا خبره خو ورو ورو نوره زیاتیږی او نوره سنګینه کیږی، نو دیکښې پکار ده چې په دې باندې مفصل دغه اوشی، ټولې پارټئ اعتماد کښې واخستلې شی او دیکښې پکار ده چې انکوائری اوشی او زما خیال دے چې په دې باندې اوس د ټولو یو واضحه مؤقف هم راتلل پکار دی چې بهئی دا دهشتګرد زمونږه د ټولو خلاف دی، د دې ملک هم خلاف دی، زمونږ د مذهب هم خلاف دی، د پښتون قوم هم خلاف دی او په دې باندې یو واضحه مؤقف زمونږ د ټولو راتلل پکار دی او د دې مقابله یواځې صرف د دغه په ذریعه نه چې مونږه د فورسز او د دغه په ذریعه باندې کوؤ، د دې Mindset مقابله پکار ده چې مونږ Politically اوکړو او د هغې د پاره پکار ده چې یو Consensus د ډیویلپ کړے شی او د ټولو پارټو په دې باندې یو واضحه مؤقف مخامخ راشی۔

جناب سپیکر: سکندر خان! په دې باندې که پراپر ایډجرنمنټ موشن راؤړئ او په دې به پوره یو ډسکشن، یو ډیبیټ به پرې اوشی نو تاسو مونږ سره یو پراپر ایډجرنمنټ موشن جمع کړئ۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، مفتی جانان صاحب! یو منټ۔ جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! اللّٰه تعالیٰ د مونږه او تاسو ټول د بچو د دردونو او د غمونو نه اوساتی، دلته دا خبرې کول اسان دی خو چې په چا دا درد تیر شوے دے او یا تیریږی، هغوی ته د دغه خبرې ډیر زیات احساس دے۔ هغه ورځ ما ته زما د حلقې یو کس راغلے وو، څه مسئله یئ وه، میسج راغلو چې په پیښور کښې په زرعی یونیورسټئ باندې حمله اوشوه، دا سمے جناب سپیکر صاحب! تاسو یقین اوکړئ د چائې پیاله ئې لاس کښې وه، پیاله ئې پریښوده، وئیل ئې چې هغلته خو زما یو وراره دے زرعی یونیورسټئ کښې خو چې بل طرف ته اوګورو لکه جعفر شاه صاحب چې څنګه خبره اوکړه، تاسو یقین اوکړئ چې په دعاګانو هم ستړی شو، په جنازو هم ستړی شو او په ژړاګانو هم ستړی شو، جناب سپیکر صاحب! کیدې شی دې اسمبلئ کښې ډیر

ملګری داسې وی چې هغه به په تیر حکومت کښې هم وو، ما داسې د سپاهیانو قطار د شهداء لیدلے دے، یوویشت سپاهیان په یو ځائې باندې شهداء ما لیدلی دی، بیا ما داسې خلق هم کتلی دی، داسې علماء هم ما کتلی دی، داسې د قوم مشران ما کتلی دی چې هغه به خالص یو فرد نه وو، هغه به مشن وو، هغه به د امن یو داعی وو، د معاشرې یو خدمتګار سړے به وو، هغه شهید شو۔ جناب سپیکر صاحب! دا جنګ بیل نه د جمات مولا ګټلې شی، دا نه بیل د فوج سپاهی او حوالدار ګټلې شی او نه پولیس والا دا ګټلې شی، دیکښې بنیادی خبره به دا وی چې زمونږ په مینځ کښې کومې بد ګمانئ دی، دا خلق به چرته نه راغلی وی، د چا کور کښې به اوسیدلی وی، چا به چائې ورکړې وی، چا به روټئ ورکړی وی او چا به دغه ځائې ته بوتلی وی، چې تر څو پورې زمونږ د دې معاشرې خلق د پاکستان په بنیاد باندې، د دغه صوبې د اوسیدونکی په بنیاد باندې یو شوی نه یو، مینځ کښې بدګمانئ ورکې شوی نه وی، زه تاسو ته د شک په نظر باندې ګورم، تاسو ما ته د شک په نظر باندې ګورئ، هغوی ته د شک په نظر باندې ګورئ جناب سپیکر صاحب! دا جنګ مونږ نشو ګټلې تر هغې پورې او هغه مخکښې ورځو کښې چې کوم پولیس افسر شهید شوے دے جناب سپیکر صاحب! دا نګهت بی بی خبره اوکړه، تاسو ته ډیره داسې تعجب کښې ښکاریده، دوه ورځې د دې صوبې یو معتبر اخبار دے، هغه یو اداریه د دغه پولیس افسر په مرګ باندې لیکی، تاسو هغه اداریه اوګورئ، بیا به ستاسو دا شکوک و شبهات، دغه خبرې به بیا ستاسو د ذهن نه اوځی، هغه ته به اطلاع وی، هغه ته به چا څه وئیلی وی، د هغې نه بعد به هغه هغه اداریه لیکلی وی۔ زما به دا درخواست وی چې که څوک راځی، زما د کور نه په یو اداره باندې حمله کوی، زه هم پاکستانے یم، زه هم د دې صوبې اوسیدونکے یم، که زما په جمات باندې حمله کوی، نو زه هم د دې قوم اوسیدونکے یم، د دې ملک اوسیدونکے یم، پکار ده چې زه د هغې تدارک اوکړم، زه پولیس ته اطلاع ورکړم او دغه ځائې کښې که مونږ د پولیس د بهادرئ ذکر اونکړو نو زه وایم چې دا به خیانت وی، خاصکر د سجاد خان چې هغه یو ډیر کلیدی کردار په دیکښې ادا کړے دے، هغه ته د دې اسمبلئ نه زه خراج تحسین پیش کوم چې هغه یو ډیر زبردست کردار ادا

کړے دے او زه په دغه خبرو باندې خپلې خبرې ختموم چې ټول به یو کیږو، بدګمانئ به ورکوؤ، بیا به دغه صوبه کښې ان شاء الله العظیم دلته به نه بیا انډیا، دلته به نه بیا هندوستان او دلته به نه افغانستان او دلته کښې به نه اسرائیل ان شاء الله العزیز، دغه ملک کښې به په مشترکه جدوجهد باندې به ان شاء الله العظیم امن راځی۔ مهربانی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: (سجاد خان، ایس ایس پی سے) مونږ تا ته ویلکم کوؤ، جی فخر اعظم صاحب!

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھ سے پہلے میرے اراکین بھائیوں نے جو باتیں کیں، ان کی میں تائید کرتا ہوں اور ان کی باتیں قابل غور ہیں، جناب سپیکر صاحب! یہ جنگ آج کی بات نہیں ہے بلکہ پچھلے پندرہ سال سے یہ جنگ ہم پر مسلط ہے اور جس طرح مفتی جانان نے فرمایا کہ ہمارا ایسا مکتبہ فکر نہیں بچا جو کہ اس جنگ کا شکار نہ ہوا ہو، خواہ علماء کرام ہوں، خواہ پولیس کے جوان ہوں، فوج کے جوان ہوں، ہمارے بچے ہوں، یعنی ہر مکتبہ فکر کے لوگ متاثر ہوئے ہیں اور پچھلے دنوں جو واقعہ پیش آیا، جس میں معصوم پھول شہید ہوئے، تو یہ ایک بڑا افسوسناک اور میں سمجھتا ہوں کہ اس واقعے نے پورے صوبے کو ایک اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ اب یہاں پر میں کچھ گزارشات کرتا چلوں، سب سے پہلی بات یہ ہے کہ میں پورے ہاؤس کی توجہ چاہتا ہوں کہ جب یہ دہشتگرد حملے کرتے ہیں تعلیمی اداروں کے اوپر تو سردیوں کا مہینہ ہوتا ہے کیونکہ اگر ہم سوچیں تو آرمی پبلک سکول پر جب انہوں نے حملہ کیا، 16 دسمبر کی بات تھی، جب باچا خان یونیورسٹی پر حملہ ہوا، جنوری کی بات تھی، اب اس دفعہ پھر دسمبر کو چنا گیا، یعنی یہ تو ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ وہ سردیوں میں حملے کرتے ہیں اور صبح سویرے حملے کرتے ہیں، صبح سویرے اور سردیوں میں ان کے حملوں کا طریقہ کار ہے، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ Law Enforcement Agencies اس بات پر سوچیں، اس بات پر غور کریں، شاید ان کے علم میں یہ بات ہو کہ وہ سردیوں کے مہینے میں اور صبح سویرے حملے کرتے ہیں تاکہ اس کا تدارک ہو۔ دوسری بات میں یہ کہتا چلوں کہ واقعات میں کافی کمی ہوئی ہے کیونکہ اگر ہم 2010، 2011 اور 2013 میں جائیں تو واقعات اس وقت بہت گھمبیر تھے، ابھی تقریباً ساٹھ فیصد تک ہماری فوج اور ہماری پولیس نے اس پر قابو پایا ہے لیکن ابھی بھی بہت کچھ کرنا پڑے گا۔ اب جناب سپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ کیا کرنا ہے؟ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ میں وفاق سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمیں دہشتگردی کی

مد میں جو پیسے مل رہے ہیں، ان کو بڑھائیں کیونکہ ہم ایک ڈھال کی حیثیت سے اس صوبے کی حفاظت کر رہے ہیں اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں اپنی پولیس کو Appreciate کرتا ہوں اور خاص طور پر سجاد خان کی جو کارروائی تھی، وہ بروقت تھی، ان کو میں خراج تحسین پیش کروں گا اور آخر میں یہ بات میں کہوں گا کہ زرعی یونیورسٹی کے چوکیدار کے پاس Gun بھی نہیں تھی اور یہ بڑی افسوسناک بات ہے، اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبے کا لائسنس جو ہے، پورے ملک کے لائسنس کا جو اجراء ہے، خواہ وہ Prohibited gun ہو، خواہ وہ دوسرے آرمز ہوں، وہ اختیار اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبے کو ملا ہے کیونکہ اگر ہم دیکھیں تو Fourth Schedule میں کنکرنٹ لسٹ کو ختم کر دیا گیا ہے اور رولز یہ ہیں کہ جب کنکرنٹ لسٹ ختم ہو تو صوبے کو وہ سارے اختیارات ملے ہیں، اگر ہم سوچیں تو آرٹیکل 17 کے تحت کنکرنٹ لسٹ میں Arms and Ammunition کا اختیار صوبوں کو دیا گیا ہے، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وفاق ہمیں اپنا اختیار دے کیونکہ اس وقت ہم ڈھال کی حیثیت سے اس ملک کی حفاظت کر رہے ہیں، ہمیں کلاشنکوف اور جتنی بھی Guns ہیں، ان کا اختیار ہمارے پاس ہونا چاہیئے، آئین ہمیں اس کی اجازت دے رہا ہے تاکہ ہم اس کے مطابق پالیسی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کے اوپر کال اٹینشن لے آئیں تاکہ اس پر پورا Legal opinion بھی لیا جا سکے اور باقی جو ہمارے یہاں ممبران صاحبان ہیں وہ بھی اس کے اوپر اپنا نقطہ نظر دے سکیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: تاکہ وہ لائسنس کا اجرا بھی کر سکیں اور اپنا دفاع بھی کر سکیں، تو آخر میں سب کا شکریہ ادا کروں گا۔

جناب سپیکر: اس کے بعد سردار حسین بابک صاحب۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نہیں، آپ کا اور امتیاز شاہد صاحب کا آخر میں کریں گے۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، میڈم!

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میرے Colleague نے جو بات کی ہے آرمز لائسنس کی، سر! یہاں سے دو دفعہ Unanimously قرارداد جا چکی ہے کہ ہمارے صوبے کو یہ حق ہے اور ہمارا صوبہ یہ کرے گا تو یہ قراردادیں کہاں چلی جاتی ہیں کونسی Dustbin میں؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں اسلئے کہتا ہوں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: آپ کی گورنمنٹ میں بھی ہوئی تھی اور پچھلے گورنمنٹ میں بھی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: ایک کال اٹینشن اس کیلئے موو کریں تاکہ ہم اس پر ڈسکشن کریں اور Legal opinion بھی لیا جاسکے اور تمام ہمارے ایم پی ایز بھی اس کے اوپر اپنا نقطہ نظر دیں۔ سردار حسین بابک صاحب، اس کے بعد امتیاز شاہد صاحب اور عنایت خان Response کریں گے، پھر آ گے۔

جناب سردار حسین: شکریه، جناب سپیکر صاحب! ستاسو شکریه ادا کوم چې نن د اسمبلئ اجلاس دے او بیا زما نه مخکښې شاه صاحب هم خبره اوکړه او ټولو ممبرانو تقریباً خبره اوکړه، مونږ خو د دې واقعې غندنه هم کړې ده او ظاهره خبره ده، دا ډیره زیاته افسوسناکه واقعه وه او بیا په دې یوه حواله باندې هم ډیره د تعجب خبره وه چې د بدقسمتئ نه په تیر دسمبر کښې هم په تعلیمی اداره باندې حمله شوې وه او بیا دا هم چې کومه حمله اوشوه، کوم خلق چې شهیدان شو او بیا سټوډنټان، جناب سپیکر صاحب! دا ډیره زیاته افسوسناکه خبره ده او زما نه مخکښې هم په دې خبره اوشوه چې د دهشتګردئ دا دومره لړئ چې ده، هغه اودریږی نه او بیا زمونږ د ملک هم بدقسمتی دا ده چې د ریاست ادارې چې دی، هغه تر مینځه په ټکراؤ دی، پکار خو دا ده چې ټولو سیاسی ګوندونو او بیا ټولو ادارو، سټیک هولډرز چې د دې ریاست څومره دی، هغوی یو نیشنل ایکشن پلان جوړ کړو او ظاهره خبره ده په هغه نیشنل ایکشن پلان کښې د حکومتونو او د سیکورټی فورسز ذمه دارئ چې دی، د هغې تعین شوے دے او بیا مونږ دا مطالبه کوؤ او ټول دا مطالبه کوی چې په هغه نیشنل ایکشن پلان باندې د من و عن عملدرآمد اوشی او چې د چا په پارټ باندې په کوم ځائې کښې د ذمه دارئ نه خدانخواسته غفلت دے یا کوتاهی ده، نو نه صرف د هغې نشاندهی د اوشی بلکه هغه کار د سر ته اورسی۔ په دې وخت کښې ډیره عجیبه خبره دا ده، مونږ په دې خبره نه پوهیږو او ظاهره خبره ده اوس عوام هم تپوس کوی، عام خلق هم سوالونه پورته کوی چې په دې وطن کښې یو ځائې په یو وخت محفوظه نه دے نو بیا خو د ریاست اعلان اوکړی چې دا جنګ د چا سره دے او دا جنګ په څه دے ؟ دا دومره لویه سلسله چې خلق وائی د پینځلسو کالو نه ده، دا خو د څلویښتو، پینځه څلویښتو کالو نه دا خاوره د دهشتګردئ په ضد کښې

ده په ضد کېښې او دومره لوئې بې ګناه خلق اووژلې شول چې حقیقت هم دا دے چې خلق په تعزیتونو هم ستړی شول، خلق په جنازو هم ستړی شو او چې کومه واقعه اوشی، هر څومره شهادتونه چې اوشی نو Simple دا خبره راشی چې بس فلانکې د فلانکی ځائې نه راغلے وو، د فلانکی د فلانکی سره رابطه وه، د فلانکئ واقعې په فلانکی وخت باندې پته اولګیده، سوال دا پیدا کیږی چې د دې وطن اولس ته تحفظ ورکول دا ذمه داری د چا ده، آیا دا د ریاست ذمه داری نه ده؟ دا ئې په دې آئین کښې نه دی لیکلی چې د هر شهری د مال او د ځان تحفظ دا د دې ریاست ذمه داری ده، پکار دا ده چې دا ریاست برملا اووائی چې په دې کار کښې دا ریاست ناکامه دے، دا کار چې هر څوک کوی، دا کار چې د هر طرف نه کیږی، دا کار چې د هر چا په اشاره کیږی، د دې سره د دې وطن د باشندګانو څه کار دے؟ دا خو چې د چا کار دے، هغه به ئې کوی، پکار دا ده چې په واضحه توګه اووائی چې دا دشمن دومره مضبوط دے چې تر اوسه پورې مونږ په دې خبره کښې ناکامه شوی یو چې مونږ دا دشمن پسپا کړو یا مونږ دې دشمن له شکست ورکړو یا دا اووئیلې شی برملا چې مونږ په دې دشمنئ کښې ناکامه شوی یو، دا دشمن زورآور دے، مونږ تحفظ ورکولو کښې ناکامه شوی یو، نو بیا هم زما دا خیال دے چې دا بائیس کروړ خلقو چې په هغې کښې سیوا خلق پښتانه وژلې کیږی، پښتانه بې ګناه مری، دا د کومو ماشومانو جنازې هغه بله ورځ کور ته تلی دی یا دا خو سوال دے چې دې مور او پلار دې تعلیمی ادارو ته دا خپل بچی دې له رالیږلې وو چې د هغوی به لاشونه راځی او بیا دا څومره د افسوس خبره ده چې د هاسټل کمرو ته دننه ورغځه او هغه ماشومان په اودو اودو، اوده وو د سره او کوم عمل ورسره کوه، زما دا خیال دے چې ټول عمر شف شف اوشو شف شف او اګر مګر اوشو، د مصلحت نه کار واخستې شو، پکار دا ده چې د ریاست دا ادارې، مونږ ظاهره خبره ده، دا هم ډیره عجیبه ده چې مونږ ستاینه نه کوؤ او دا ئې هم ډیره عجیبه ده چې دیارلسو کورونو نه جنازې لاړې شی او بیا هم مونږ دا خبره کوؤ چې مونږه ورته خراج تحسین پیش کوؤ، دا هم ډیره عجیبه ده، ولې دا دیارلس ځناور وو؟ دا دیارلس خو هم انسانان وو نو پکار دا ده چې په واضحه توګه باندې، په واضحه توګه باندې دا

ریاست، مونږ چې کله دا خبره کوؤ نو بیا په خلقو بده لګی، د افغانستان او پاکستان چې تر څو پورې اعتماد نه وی جوړ، د افغانستان او پاکستان چې تر څو پورې په یو بل باندې دا الزامونه نه وی ختم، د افغانستان او پاکستان چې تر څو پورې په یو بل دا شکونه نه وی ختم، په دې دواړو ریاستونو کښې به دهشتګردی وی، بد قسمتی دا ده چې په دواړو ریاستونو کښې مذهب د سیاسی حکومت اختیار حاصلولو د پاره استعمالیږی، اسلام آباد کښې دهرنا اوشی، مونږ ته نه وی پته چې دا خلق د کومې غاړې راپاڅی، کالعدم تنظیمونه وی چې په هغې Ban اولګی، هغوی له د سیاسی جماعت نوم ورکړے شی او بیا پکښې خلق ثالثی کوی، خلق راپاڅیدلی دی، پوره فتوې لګوی چې په دې د کفر فتویٰ، په دې د کفر فتویٰ، بیا خلق راپاڅی شنه پګړئ واچوی د یرې، یعنی د دې ریاست ماحول دې ځائې ته رسیدلې دے، چې خدائے د دې صوبه کښې هغه وخت نه راولی خو کیدې شی چې یو ورځ ئې هم شنه پګړئ اچولی وی او ما هم اچولی وی او مونږ د جلوسونو نه مخکښې روان یو، ولې هر سړی سره د خپل ځان فکر دے، دا کومه ډرامه ده؟ (قہقہے) دا ډرامې دا نواز شریف صاحب چې کله دا خبره شروع کړی نو مونږ ته خندا هم راځی خو حقیقت هم دا دے، *نلوٹھا صاحب! اگر میری بات کو سمجھتے ہوں، ہم آج بھی اس بات پر خوش ہیں کہ اگر ستر سال کے بعد بھی نواز شریف صاحب کہتا ہے کہ اس ڈرامے کو بند ہونا چاہیئے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ اس ڈرامے کو بند ہونا چاہیئے، ہم کہتے ہیں، بائیس کروڑ عوام کہتی ہے کہ اس ڈرامے کو بند ہونا چاہیئے، یہ ڈرامے بن رہے ہیں، سکرپٹ لکھے جاتے ہیں، یعنی ایسے ایسے Unknown لوگ آ کے ہیرو بن جاتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور وہ وہ گالیاں نکالتے ہیں جو ڈکشنریوں میں نہیں ملتیں، یعنی لوگ حیران رہ جاتے ہیں (قہقہے) پاکستان کو مذاق بنایا گیا ہے، اب یہ مذاق کس نے بنایا ہے؟ میرے خیال میں اسی فورم پر میں کہتا ہوں کہ تمام سیاسی جماعتوں کو اب اٹھ کھڑا ہو جانا چاہیئے، ہم کو اسی میں خوشی ہوتی ہے کہ چلو اس مرتبہ پی ٹی آئی کو باری نہیں دیں گے، کسی اور کو باری دیں گے تو لوگ خاموش رہتے ہیں، کوئی اور پارٹی والے خاموش رہ جاتے ہیں، ان کے خیال میں یہ ہوتا ہے کہ ہمیں راستہ دے دیا جاتا ہے، دیکھیں، جناب سپیکر صاحب! یہ ختم ہونا چاہیئے اس قصے کو، اب ختم ہونا چاہیئے، چالیس پینتالیس سال سے یہ خطہ دہشتگردی کی وجہ سے، یعنی دہشتگردی نے اس خطے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے، اس کو ختم ہونا چاہیئے، اے پی ایس کے جو والدین ہیں، ابھی تک وہ روزانہ*

احتجاج پر ہوتے ہیں، ان کو پتہ نہیں چل رہا کہ یہ کام کس نے کیا ہے، وہ رپورٹ سامنے نہیں آ رہی، ہم تو یہی استدعا کر سکتے ہیں کہ یہ ہمارا ملک ہے، اس ملک کی سلامتی ہمیں عزیز ہے، اس ملک میں تحفظ سے، امن سے، عزت سے رہنا ہمارا آئینی حق ہے، یہ ہمارا انسانی حق ہے، لہذا ہم ان تمام شہداء کے گھرانوں کے ساتھ ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور جو زخمی ہیں، ان کی جلد صحت یابی کیلئے دعا گو بھی ہیں اور ہم سب یہ دعا بھی کرتے ہیں اور ہم سب کو یہ کوشش بھی کرنی چاہیئے کہ یہ جو دہشتگردی کا ناسور ہے، اللہ کرے کہ اس ناسور سے ہمارا معاشرہ اور ہمارا ملک صاف ہو اور پاک ہو۔

<u>جناب سپیکر</u>: امتیاز شاہد صاحب!

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: اس کے بعد، امتیاز شاہد صاحب!

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون)</u>: جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں اپنی طرف سے اور صوبائی حکومت کی طرف سے اور تمام معزز ممبران اسمبلی کی جانب سے گزشتہ دنوں ہونے والی دہشتگردی کے واقعے کی شدید مذمت کرتا ہوں، یقیناً یہ بہت ہی افسوسناک اور بزدلانہ فعل ہے جس پر ہم صوبائی حکومت اور اسمبلی کے تمام معزز ممبران اسمبلی شہداء کے لواحقین کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام شہداء کو جوار رحمت میں جگہ دے، میں صوبائی حکومت کی جانب سے پاک فوج اور مقامی پولیس کو بروقت کارروائی پر خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر اس دہشتگردی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور خدشہ تھا کہ جس انداز میں یہ دہشتگرد اس یونیورسٹی میں داخل ہوئے، خدانخواستہ بہت بڑے نقصان میں وہ کامیاب ہوتے لیکن کے پی کے پولیس اور ہماری پاک فوج کے جوان اس کا ڈٹ کر مقابلہ کر کے اس حملے کو کافی حد تک ناکام بنانے میں کامیاب ہوئے، تو یقیناً یہ کریڈٹ پاک فوج کے جوانوں اور پولیس کو جاتا ہے، میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں ہمارے کوہاٹ کے سجاد بنگش صاحب کو جنہوں نے انتہائی جرات اور بہادری کا مظاہرہ کیا، جس دن یہ دہشتگردی کا واقعہ رونما ہوا، بارہ ربیع الاوّل کا مبارک دن تھا، یہ بالکل واضح طور پر Indication ہے کہ یہ دشمن عناصر کا ایک مذموم حملہ تھا، جنہوں نے کوشش کی کہ اس مبارک دن پر اس دہشتگردی کا حملہ کر کے ہمارے ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے، میں کہتا ہوں کہ اس طرح بزدلانہ واقعات و حرکات سے ہمارے حوصلے پست نہیں ہوتے بلکہ مزید ہمارا ایمان پختہ اور ہم ان شاء اللہ اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ تو اس لحاظ سے بھی

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ دشمن عناصر کی ایماء پر سوچے سمجھے منصوبے کے تحت یہ حملہ کیا گیا ہے جس کی ہم شدید مذمت بھی کرتے ہیں۔ میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میرے کچھ دوستوں نے یہاں Heard evidence پر بات کی جو کہ سنی سنائی باتیں ہوتی ہیں، پولیس رپورٹس میرے پاس اب بھی موجود ہیں، واقعہ والے دن صرف چار اور پانچ کے قریب دہشتگرد برقعوں میں ملبوس تھے اور وہ یونیورسٹی میں داخل ہوئے اور موقع پر سب کو مارا گیا، کوئی دہشتگرد زندہ نہیں رہا، یہ صرف Heard evidence ہے، اس میں کوئی صداقت نہیں ہے، تو میرے خیال میں اگر یہ پولیس اور پاک فوج بروقت کارروائی نہ کرتی تو نقصان کا زیادہ احتمال ہوتا، تو میں ایک دفعہ پھر تمام ممبران اسمبلی کی جانب سے اور اپنی صوبائی حکومت کی جانب سے اس واقعے کی شدید مذمت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام شہداء کو جنت الفردوس میں جگہ دے، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت خان! افکاری صاحب بھی کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، اگر ایک دو منٹ ان کو دے دیں، اعزازالملک افکاری صاحب!

<u>جناب اعزازالملک</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جناب سپیکر! دا گزشته واقعه انتهائی افسوس ناکه واقعه ده، په کومې باندې چې معزز ارکان اسمبلی خبره اوکړه او دا د دې ملک د پاره انتهائی تشویشناکه خبره ده، وینه که د پروفیسر توئیږی، که د طالب العلم توئیږی، که د عام شهری توئیږی، که د فوجی او د پولیس او د سکاؤټس او د ایف سی توئیږی، دا د پاکستان وینه ده، دا د مسلمان وینه ده، خاصکر دا د پښتون وینه ده، د ملک په هره حصه کښې چې د دهشتګردئ واقعه کیږی، که دا په سندھ کښې ده، که په پنجاب کښې ده، که په بلوچستان کښې ده او زمونږ دا پښتون بیلټ خصوصی طور د دې حدف دے، نو په دې باندې مونږ ته تشویش هم دے او څنګه چې زمونږه ممبران اسمبلی د شک اظهار کوی، عام شهریان هم په دې باندې د شک اظهار کوی چې یو طرف ته په بارډرو باندې باړ لګی چې د کروړونو روپو خرچ پرې راځی، چاونړئ جوړیږی چې د کروړونو روپو اخراجات پرې د وطن

کیږي، تعلیمی ادارو کښې او عامو ادارو کښې سی سی ټی وی کیمرې لګی چې په هغې باندې هر شے ګرد و نواح کښې ښکاری، ځائې په ځائې پاکستان کښې چیک پوسټونه دی، تهانړې دی او چوکئ دی نو سړے حیران شی چې دا دهشتګرد د آسمان نه نازل شی او که د زمکې نه راا وټوکیدل؟ یو طرف ته خو عام شهریانو ته په آمد و رفت کښې تکلیف وی، د دې چیکنګ د لاسه قطارونه جوړ وی او بل طرف ته زمونږ ښارونو ته او تعلیمی ادارو ته مسلح خلق راځی نو سوال پیدا کیږی چې زمونږ په دې ملک کښې دا کار ولې کیږی؟ د دې وجې نه زما دا درخواست دے چې دې له یو اعلیٰ سطح کمیټی پکار ده او د دې مکمل، خاصکر د دې واقعې چې د عام شهریانو هم په شکونو کښې اضافه شوې ده، د دې حل راویستل پکار دی چې د دې وجوهات څه دی او څنګه چې ذکر اوشو چې زخمی پکښې وو او بیا هغه هم قتل کړے شو، د دې وجې نه زه دا درخواست کوم چې دهشتګردی، هره دهشتګردی یواځې زه دا وایم چې دا د پاکستان په دینی مدارسو پورې تړل نه دی پکار، دا د مولوی صاحب په پټکی پورې تړل نه دی پکار، دا په نومې پښتون او مسلمان پورې تړل نه دی پکار او که د مذهب په نوم څوک دهشتګردی کوی، هغه هم د دې وطن دشمن دے، هغه هم د مسلمان دشمن دے، هغه هم اسلام او جهاد بدنام کول غواړی۔ د جهاد تصور واضحه دے قرآن عظیم الشان کښې، نو د دې وجې نه دهشتګردی او جهاد د یو بل سره ګډ وډ کول مناسب نه دی، البته زمونږه دشمنانان بې پناه دی، دلته د RAW ایجنټان موجود دی، دلته د MOSSAD ایجنټان موجود دی، دلته د KGB موجود دی، دلته د CIA موجود دی او ټولې بین الاقوامی ادارې خو زه د دې اسمبلئ په وساطت سره درخواست کوم چې بین الاقوامی او ملکی پالیسئ مرکزی حکومتونه جوړوی، مونږ د از سرنو د خپلې خارجه او د داخلی پالیسو جائزه واخلو، زمونږه یو لوئې غلطی د دې وطن دا ده چې د مسلمان ملک سره دشمنی کوؤ او د کافر دشمن سره دوستی کوؤ او د هغې دا انجام دے چې د خپل وطن او خپل وګړی د دې وطن مو پکښې هم شهیدان کړل، زما دا درخواست دے چې مرکزی حکومت له ازسرنو جائزه اخستل پکار دی او خاصکر د دې پښتنو خلاف چې کوم سازش روان دے، د مسلمان خلاف چې کوم سازش روان دے، په

دې باندې مونږ له ادراک پکار دے او سیکورټي فورسز دغه شان Elders د مختلفو پارټو او دیکښې چې کوم شیئر هولډرز دی، هغوی له ناسته پکار ده او د دې پختونخوا خاصکر او د دې پاکستان د حفاظت د پاره سوچ پکار دے۔
وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: شکریه، عنایت خان پلیز! د دې نه پس محمود خان ته بیا د دې نه پس، د عنایت خان نه پس او بیا به ثنا ءالله صاحب۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! آپ نے سب پارلیمنٹری لیڈرز کو اور باقی ممبران کو بھی موقع دیا ہے اور آپ نے کہا بھی ہے کہ اس کو کسی دن ایڈ جرنمنٹ موشن کے ذریعے سے Fullfledged discussion کیلئے بھی آپ نے بات کی ہے، میں آپ کی بات کی تائید کرتا ہوں اور مناسب رہے گا کہ اس روز یا کسی اور دن پارلیمنٹری لیڈرز کیلئے پولیس کو ریکویسٹ ہم کریں گے کہ آئی جی پی صاحب ایک 'ان کیمرہ بریفنگ' بھی کرنٹ سیچویشن پر Arrange کریں کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ جو وقفہ آیا تھا، دو تین سال سے سیچویشن تھوڑی سی کنٹرول ہو گئی تھی، Resurgence ہو رہی ہے اور ہمیں سب سیاسی قیادت کو اور Law Enforcement Agencies کو مل بیٹھ کے دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہے، Revisit کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ Resurgence کس طرح ہو رہی ہے اور کیسے ہو رہی ہے اور کیا Factors ہیں اور حکومت اس میں کیا کر سکتی ہے، کہاں کہاں Loopholes ہیں، کہاں کہاں پرابلمز ہیں؟ پچھلے سال بھی، Coincidence ہے کہ یہ واقعہ، اس قسم کے واقعات دسمبر میں بھی ہوئے تھے، مجھے یاد ہے، پچھلے سال میں نے یہ بات کی تھی، T.S Eliot کا ایک شعر ہے کہ "April is the cruellest month, breeding Lilacs out of the dead land, mixing Memory and desire"، تو میں نے کہا تھا اور میں آج بھی یہ کہتا ہوں کہ ہمارے لئے December is the cruelest month، اس میں 1971 کا Debacle ہوا، اس میں اے پی ایس کا واقعہ ہوا، اس میں پچھلے سال بھی واقعہ ہوا، اس میں اس سال بھی دو واقعات ہوئے اور قدرت کی طرف سے کوئی وہ ٹائمز لگتا ہے کہ کارروائی ہو رہی ہے، میرے دوستوں اور Colleagues نے بات کی ہے اور اس میں بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ جس کے ساتھ ہم Agree کرتے ہیں، بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ ہم ان کے ساتھ Agree کرتے ہیں،

بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ وہ اکٹھی ہیں اور نگہت اورکزئی صاحبہ نے کہا کہ دہشتگرد کو کیوں مارا جب وہ زندہ تھا اور اس کو پکڑ کے ان سے معلومات حاصل کی جاسکتی تھیں؟ میں سمجھتا ہوں پوری معلومات ہمارے پاس اس وقت نہیں ہیں، میرے پاس کم از کم نہیں ہیں، اگر دہشتگرد کو پولیس قابو کر سکتی تھی، وہ Unarmed تھا اور پولیس کے علم میں تھی یہ بات اور انہوں نے مارا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات بالکل درست ہے، یہ پولیس کیلئے ہماری Collectively انڈرسٹینڈنگ ہے اسمبلی کی کہ اس کی انوسٹی گیشن اور انکوائری ہونی چاہیئے اور ہم As a حکومت یہ بات کہتے ہیں کہ ہم یہ کام کریں گے لیکن Provided کہ یہ جو باتیں میں نے Quote کیں کہ یہ سیچویشن ہو، نیشنل ایکشن پلان کی بات کی گئی، میرے خیال میں اس میں کوئی دورائے نہیں ہیں لیکن اس کے Legitimate forums موجود ہیں، ایپکس کمیٹی ہے، فیڈرل لیول پر میٹنگز ہوتی ہیں اور اس میں کوئی Loopholes ہیں اور اس کو Implement نہیں کیا جارہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ نیشنل ایکشن پلان کا بھی In letter and sprit implement ہونا ہم سب کی Collective responsibility ہے، فیڈرل گورنمنٹ اور پراونشل گورنمنٹ کی یہ جو بات کی گئی کہ تمام جماعتوں کو اعتماد میں لیا جائے، میرا خیال ہے کہ اے پی ایس کے بعد ایک آل پارٹیز کانفرنس ہوئی تھی اور Clarity کے ساتھ اس کے بعد نیشنل ایکشن پلان بنا تھا، اگر دوبارہ بیٹھنے کی ضرورت ہے تو ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں، سیاسی جماعتیں اگر مل بیٹھ کے دوبارہ اس سیچویشن کو Review کرتی ہیں تو ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں، کچھ ساتھیوں نے پولیس کو خراج تحسین پیش کیا اور میں خود بھی پولیس کو، سچی بات یہ ہے کہ اس واقعے کے اندر پولیس نے بڑا Quickly respond کیا ہے اور ہمیں اپنی پولیس کو Encourage کرنا چاہیئے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کو Reward کرنا چاہیئے، پولیس نے بڑا Quickly اور اچھے طریقے سے Respond کیا ہے، یہاں ایک دوست نے Non prohibited bore اور Prohibited bore اسلحہ لائسنس کی جو بات کی ہے، یہ ویسے کیبنٹ کے اندر اصولی ایک فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ انہوں نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو، اس کے اندر کچھ اصولی طور پر فیصلہ ہو گیا اور کچھ ایریا کو Cover کرنے کیلئے Detailed workout کرنے کیلئے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو یہ بھیجا گیا تھا، اسلئے دوبارہ اس کو ہوم ڈیپارٹمنٹ سے Take up کریں گے کہ جو کیبنٹ کا فیصلہ ہے، وہ Implement ہو اور ممبران اسمبلی، بزنس کمیونٹی کے لوگ، لائرز اور ڈاکٹرز وغیرہ جو کہ Vulnerable لوگ ہیں، ان کو Prohibited bore کے لائسنسز اپنی Protection کیلئے اور انسٹی ٹیوشنز کو، یہ بات بالکل درست ہے ان کی، ان کی یہ

بات ہم آگے پہنچائیں گے، جناب سپیکر صاحب! میں زیادہ آپ کا وقت نہیں لینا چاہتا لیکن میں اس بات کے ساتھ تو Agree کرتا ہوں، بابک صاحب کی اس بات کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ جب تک افغانستان اور پاکستان کے درمیان اعتماد کی فضاء بحال نہیں ہوتی اور ہم برادر ممالک ہیں دونوں، ہماری دونوں طرف ایک مذہب کے لوگ رہتے ہیں اور جو ہمارا Adjacent border ہے، اس کے ساتھ تو ہم ایک Pushtoon Tribes ایک دوسرے کے ساتھ وہ رہتے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس خطے کے اندر دیرپا امن کیلئے افغانستان اور پاکستان کے تعلقات کی بہتری سب سے Important اور اہم Prerequisite ہے، مذہب کو سیاست کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے، اگر مذہب کو سیاست کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات درست نہیں ہے لیکن Having sated یہ بات، ہمیں اس بات پر غور کرنا ہوگا، جناب سپیکر صاحب! کی توجہ چاہتا ہوں کہ اس ملک کے اندر مذہب کی کانسٹی ٹیوشن کے اندر جو Established حیثیت ہے، اس کو کسی سیاسی، کسی مذہبی جماعت، آپ حیران ہوں گے کہ قرارداد مقاصد لیاقت علی خان نے پیش کی تھی جس میں قرآن اور سنت کو ملک کا بالادست قانون قرار دیا گیا تھا، وہ کوئی مولوی نہیں تھا اور ان کی وہ تقریر آپ سنیں گے، آرکائیوز سے نکال کے آپ اس کے اندر جائیں، آرکائیوز سے نکال کے اس تقریر کو آپ سنیں تو آپ حیران ہوں گے کہ کوئی مذہبی عالم دین تقریر کر رہا ہے اور پچھلے دنوں مجھے جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی ایک تقریر ملی، جماعت اسلامی کا ایک رسالہ ہے، ترجمان القرآن اس کے اندر اور یہ جو ختم نبوت کا معاملہ ہے، یہ انہی کے دور میں ہوا تھا اور اس دن کی جو سپیچ ہے، وہ بھی ریکارڈ کا حصہ ہے اور یہ جو پاکستان کا کانسٹی ٹیوشن ہے، یہ بھی ذوالفقار علی بھٹو صاحب، مفتی محمود صاحب، پروفیسر غفور احمد صاحب، شاہ احمد نورانی صاحب، عبدالولی خان صاحب، ان کے دستخط اس کانسٹی ٹیوشن کے اوپر موجود ہیں جو کہ اسلامی دستور ہے، اسلئے آپ نے مذہب کو اور دین کو پاکستان کی سیاست کے اندر اور دستور کے اندر Theoretically، نظریاتی طور پر مان لیا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، اسلئے اگر آپ اس کانسٹی ٹیوشن کو Implement نہیں کریں گے اور اس کانسٹی ٹیوشن سے Deviation کریں گے تو یہ جو Reactions آرہے ہیں، Responses آرہے ہیں، یہ آتے رہیں گے، اسلئے اس بات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کانسٹی ٹیوشن کو Implement کیا جائے، اس کانسٹی ٹیوشن کے ساتھ چلا جائے، میں آپ کا مشکور ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو واقعات کی دوبارہ Resurgence ہو رہی ہے، یہ ہم سب کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ بات کو Conclude کرنے سے پہلے

میری اپنی بھی ایک Observation ہے، یعنی کچھ وقت سے یہ بات چلی آرہی تھی کہ شاید جو Terrorists ہیں، انہوں نے Strategy تبدیل کی ہے اور وہ سافٹ ٹارگٹس کو اب اے پی ایس کے بعد ٹارگٹ نہیں کر رہے ہیں لیکن یہ ہمارے لئے Eye opener ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ پھر سافٹ ٹارگٹ کو ہدف بنایا ہے، اب اسلئے فیوچر کے اندر جو پالیسی میکرز ہیں، ہم سب کیلئے ایک لمحہ فکریہ ہے، ہم سب کو مل بیٹھنے کی ضرورت ہے اور میں مفتی جانان کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ نہ کسی مسجد کا مولوی اکیلا یہ جنگ جیت سکتا ہے اور نہ فوج اور نہ حکومت اور نہ پولیس بلکہ سب ملکر Collectively، سکندر شیرپاؤ صاحب نے بھی یہ بات کی اور میں بھی ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ یہ ہماری Collectively ایک جنگ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو Politics کے اندر حصہ لیتے ہیں، پولٹیکل پراسیس کے اندر چاہے مذہبی جماعتیں ہوں، لیفٹ اور رائٹ کی جو بھی جماعتیں ہوں، سب پولٹیکل پراسیس پہ Believe رکھتی ہیں اور سب Collectively اس صورتحال پر میرے خیال میں اس وقت Agree کرتی ہیں، تو اسلئے آگے بڑھنے میں ہمارے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیئے۔

جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: شکریہ جی، اس کے بعد آپ، یہ ایڈجرنمنٹ موشن مجھے مل چکی ہے، اگر آپ لوگ Agree ہیں تو Friday کو اس پہ ہم ڈیبیٹ کیلئے رکھ لیتے ہیں Friday کو، ٹھیک ہے جی؟ Friday کو اس پہ پوری ڈیبیٹ کر لیں گے تاکہ گورنمنٹ بھی اپنی تیاری کرلے اور آپ کی بھی جو Suggestions۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: بس ختم ہے جی، محمود جان کی ایک ہے اور ایک ریزولیوشن پاس کریں گے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی میڈم! ایک منٹ، آپ بیٹھ جائیں، جی محمود جان صاحب! پلیز۔

جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی، شکریه جی د ټائم راکولو سرا! تاسو ټولو ته پته ده چې دې وخت کښې د ګنو د کرشنګ سیزن دے او زمونږ دا صوبه خاصکر ډسټرکټ پیښور د ګنو جړ دے جی، ګنے زیات تر پیدا کیږی ډسټرکټ پیښور کښې، چارسده کښې، مردان کښې، دې ضلعو کښې پیدا کیږی۔ جناب سپیکر صاحب! همیشه به د ګنو کرشنګ د 15 نومبر نه سټارټ کیدو، دا دے اوس 4 تاریخ شو او د ګنو کرشنګ سټارټ نه دے، د دې وجې نه

زمونږه دا زمیندار او د غنمو فصل هم پکښې مسئله راغله، ځکه چې هغه کر نه شی کیدې نو دا همیشه به د 15 نومبر نه کیدو، په 16 نومبر د کین کمشنر انډر زمونږه یو میټنګ شوے وو چې په هغې کښې دا فیصله اوشوه چې 18 نه به مل شروع کیږی جی، اوسه پورې دې مل کرشنګ نه دے شروع کړے، ټول زمیندار راغونډ شوی دی، سټرائیک ځو ځلې اوشو، د جمعې په ورځ ئې بیا د سټرائیک اعلان کړے دے چې مونږه به د اسمبلئ مخې ته پرجوش احتجاج کوؤ چې مونږ ته خپل حق نه ملاویږی۔ بله خبره دا ده چې دا ریټونه تاسو اوګورئ، پروسرز کال چې کوم ریټ وو 180 روپئ د 40 kg په حساب باندې، دې ځل اوس مل والا، مردان والا اعلان کړے دے 165 روپئ، نو مطلب دا دے چې ورځ په ورځ ګرانی راځی او ملونو والا هر یو شے ارزانوی، نو دا هم زمیندارو سره زیاتې دے، په دې باندې د هم یو Strict action واخستې شی او زه وزیر صاحب ته دا ریکویسټ کوم چې په دې باندې باقاعده سبا نه ایکشن واخلئ او د مل کرشنګ سټارټ کړئ جی۔

جناب سپیکر: تاسو چې دے نو محمود جان صاحب! کال اټینشن راؤړئ په دې باندې او زما خیال دے پوره ډسکشن به په دې باندې اوکړو۔ لودھی صاحب!آپ اس پہRespondکریں،پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی(وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! محمود جان صاحب نے جو بات کی ہے، یہ بالکل صحیح بات کہہ رہے ہیں کہ یہ گنے کا جو کرشنگ سیزن ہے، وہ15نومبر سے 30 نومبر تک اس کا ٹائم ہے، ڈی آئی خان کا28نومبر اور30نومبر ہے، ڈی آئی خان والوں نے شروع کر دی ہے، وہاں ہماری پانچ شوگر ملیں ہیں، شوگر ملز چشمہ، شوگر مل ڈی آئی خان ون، ڈی آئی خان ٹو، المعزاور ثانیہ والااور اس میں وہاں انہوں نے پانچ تاریخ پر شروع کر دی ہے، ہماری یہ جو خزانہ شوگر مل ہے پشاور کی اور مردان کی پریمیئر شوگر مل، یہ زیادتی کر رہے ہیں ہمارےGrowersکے ساتھ، ہمارا نوٹیفیکیشن ہو چکا ہے، کیونکہ پنجاب کا بھی نوٹیفیکیشن180روپے گنے کیلئے ہے اورBeetکیلئےSugar beetکیلئے175 روپے ہے، انہوں نے کہا کہ ابھی نوٹیفیکیشن ہو گیا ہے، چونکہ وہاں وہ 70 پرسنٹ ان کیGrowthہے، ان کا گنا وہ اگاتے ہیں اور20پرسنٹ تقریباً سندھ کا ہے، ہمارا توNominalسا ہے لیکن پھر بھی ہم اس کے

ریٹ کو Base رکھتے ہیں، تو ہم نے بھی 180 اور 175 کا نوٹیفیکیشن کر دیا ہے، یہ مل والے اپنی ایک Monopoly اور پریشان کر رہے ہیں ہمارے Growers کو، جس کیلئے ہماری میٹنگ ان کے ساتھ جاری ہے، آج انہوں نے کرشنگ شروع کر دی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ ریٹ ہمارا کم کریں جو کہ Growers کیلئے انتہائی نقصان دہ ہے اور لیٹ ہونے میں ہمیں دوسرا بڑا نقصان یہ ہے کہ ہم Wheat کی بوائی نہیں کر سکتے، اس کی Sowing نہیں کر سکتے جس وقت تک گنا نہیں کاٹا جاتا اور یہ مل والے ہمارے زمینداروں کے ساتھ ایک بہت بڑی زیادتی کر رہے ہیں، خصوصاً ہمارے خزانہ شوگر مل، پریمیئر شوگر مل کے مالکان، ہماری ان کے ساتھ ڈائیلاگ چل رہی ہے، کیونکہ ان دنوں میں سی ایم صاحب بھی ذرا مصروف تھے، ان کے ساتھ شاید آج رات ایک فائنل میٹنگ بھی ہم آپس میں کر رہے ہیں جس میں محمود جان خان کو بھی ہم بلائیں گے، اسی ہفتے میں ہم میٹنگ کر رہے ہیں اور یہ جو 140 کا یا 150 یا 160، 165 کا ریٹ ہے، یہ ان کا اپنا ریٹ ہے، ہم نے یہ ریٹ نہیں رکھا، گورنمنٹ کا ریٹ 180 اور 175 ہے لیکن وہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں کیونکہ وہ یہ سوچ رہے ہیں کہ یہاں سے گنا کدھر لے جائیں گے، تو اسلئے وہ یہ سب کچھ کر رہے ہیں اور یہ Growers کیلئے پریشانی نہیں ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے بھی یہ پریشانی ہے گورنمنٹ کی، ہم بیٹھے ہوئے ہیں، میرے خیال میں اس کا ہم ان شاء اللہ اسی ہفتے میں کچھ حل نکال لیں گے، فیڈرل گورنمنٹ نے سبسڈی کا اعلان کیا ہے جس میں ہم لوگ نہیں بیٹھے، ہمیں نہیں بلایا گیا اور وہ 50 پرسنٹ پنجاب بھی دیتا ہے کیونکہ اس کا تو بہت بڑا وافر گنا ہے، اس کو وہ دے رہے ہیں، ہم سبسڈی بھی نہیں دے سکتے، پچھلی دفعہ بھی 17 کروڑ بنتی تھی، ہمارا چونکہ غریب صوبہ ہے، ہم اس میں اتنی چیزیں اٹھا نہیں سکتے، پچھلی دفعہ بھی ہم نے ان کو نہیں دیا، ابھی ہم ان سے بات کریں گے، آج بھی میری کین کمشنر جو کہ فوڈ ڈائریکٹر ہے، ان کے ساتھ میٹنگ ہے، میں ان کو خود بھی اسی ہفتے کال کروں گا اور میں محمود جان کو بھی بٹھاؤں گا اور ہم کوشش کریں گے کہ ان شاء اللہ مل مالکان ہماری بات مان لیں اور چونکہ Growers ان کے بھائی ہیں اور یہ صوبے کا ایک بڑا Crisis ہے، تو اس کو ان شاء اللہ ہم Solve کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> لودھی صاحب! دیکھیں Growers کی پروٹیکشن ہر حال میں کریں، یہ آپ کی Responsibility ہے اور اس کے بارے میں جو بھی ہے، تو پھر آپ ہمیں اس کے بارے میں پوری اسمبلی کو بھی Confidence میں لیں۔

وزیر خوراک: ٹھیک ہے سر۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میں اس میں جاتا ہوں، صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب! پلیز۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: میڈم! ایک منٹ، یہ بات کر لیں اور ٹائم بھی چونکہ نماز کا ہے تو ہمیں Kindly تھوڑا جلدی جلدی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب! زہ یوہ خبرہ کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ بیٹھ جائیں، یہ بات کر لیں تو اس کے بعد آپ کو۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! ما ریکویسٹ کړے وو چې په پوائنټ آف آرډر باندې یو خبرہ اوکړم کہ نہ قرارداد پیش کړم؟

جناب سپیکر: جی نہیں، بس آپ پلیز یہ قرارداد کا جو ہے وہ آپ پیش کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

صاحبزادہ ثناءاللہ: تھیک دہ جی۔ جناب سپیکر! قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کر کے مجھے ایوان میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124, may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please Sanaullah Sahib!

قرارداد

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ قرارداد ہے کہ ہمارے ملک پاکستان کے بہت سے افراد روزی، روٹی حلال طریقے سے کمانے کیلئے بیرونی ممالک میں کام کرتے ہیں اور اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کیلئے دن رات محنت کرتے ہیں، اسی طرح لاکھوں افراد سعودی عرب میں بھی روزگار کے سلسلے میں موجود ہیں اور اپنے ملک کیلئے زر مبادلہ کماتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے خاندان کی کفالت بھی کرتے ہیں لیکن آج کل سعودی حکومت نے بلا جواز پکڑ دھکڑ شروع کی ہے جس میں لاکھوں پاکستانیوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے اور

ان کو جیلوں میں ڈالا جا چکا ہے جس سے تمام پاکستانی مشکلات سے دو چار ہیں اور ان کے خاندان یہاں پر تشویش میں مبتلا ہیں، پاکستانیوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری چونکہ وفاقی حکومت پر عائد ہوتی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سعودی عرب کی جیلوں میں قید کئے گئے تمام پاکستانیوں کو رہا کیا جائے اور اگر ان کے کاغذات وغیرہ میں کچھ خرابی ہو تو سفارتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے ان کی خاطر خواہ امداد کی جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Resolution is passed unanimously. Madam! Please.

دو منٹ، میڈم معراج ہمایون! کیونکہ نماز کا بھی ہم سے پھر وقت جا رہا ہے۔

<u>محترمہ معراج ہمایون خان</u>: ډیره مهربانی سپیکر صاحب! چې تاسو ما له ټائم راکړو، دا مسئله اوس خو زمونږه د سیکورټی او د دهشتګردئ مسئله، خو یو مونږه دومره خبرې اوکړې، دا زمونږه چې کومه دهشتګردی ده، زه چې کومې باندې خبره کوم، هغه نه د انټرنیشنل څه Conspiracy ده، نه افغانستان سره تړلې ده، نه زمونږه د Terrorism سره تړلې ده، هغه چې ښځو سره کوم تشدد کیږی، اوس په ډیره اسماعیل خان کښې په اکتوبر کښې چې کومه واقعه شوې ده، مونږه دې خبرو سره عادت شوی یو چې ښځې له پوزه کټ کړئ، ښځې له لاس مات کړئ، پښه ورله ماته کړئ، Acid پرې اوغرځوئ، اوئے سوزوئ، سر ترینه کټ کړئ، ویښته ورنه ګنجی کړئ، کور نه ئے اوشړئ خو دا واقعه چې کومه شوې ده، دا یو داسې واقعه ده، داسې یو بدنما داغ اولګیدو، زمونږه ډیر باغیرته، مونږه وایو چې زمونږه ډیر غیرت مند قوم دے، زمونږه د پښتنو په ډیره اسماعیل خان کښې دا واقعه چې کومه شوې ده، هغه د تشدد یو انتها ده څکه چې یو ښځه هغې نه کپړې شلول او د شپاړس کالو یو ښځه، یو جینئ هغې نه کپړې شلول او بیا هغه په کلی کښې ګرځول، نو په دې باندې خبرې کول غواړی او په دې باندې سخت احتجاج کول غواړی او دې ټولو خپلو ورونړو ته زما-----

جناب سپیکر: میڈم! آپ نے Written میں کوئی چیز نہیں دی ہے، اس طرح آپ کوئی دے دیں تاکہ ہم اس کو باقاعدہ اسمبلی کا حصہ بنائیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی، وہ اس طرح کریں کہ اس کے اوپر آپ کال اٹینشن لے کر آئیں یا کوئی اور چیز لے کر آئیں تاکہ ہم اس کے اوپر ڈسکشن کریں۔ The session is adjourned till 03:00 pm afternoon 06th December, 2017.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 06 دسمبر 2017ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)